Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰	۲۵ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ؛ ۲۴ احسان ۱۳۵۵ہش ؛ ۲۴ جون ۱۹۷۶ء	نمبر ۱۴۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۲۴ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

ضعف اور بے چینی کی تکلیف چل رہی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۲ جون ۱۹۷۶ء کو مسجد مبارک میں نماز مغرب پڑھانے کے بعد عزیز نصیر احمد باجوہ سلمہ، ابن محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ انگلستان حال ناظر امور عامہ کا نکاح عزیزہ نزہت سلمہا بنت محترم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ سابق مبلغ انگلستان و امریکہ کے ساتھ دس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ پُر معارف خطبہ ارشاد فرمانے اور نکاح کا اعلان فرمانے کے بعد حضور نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یُمن و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین

امرائے کرام اور صدر صاحبان سے گزارش

امرائے کرام و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ازراہِ کرم ہر دوست کی اصل آمد پر شرح کے مطابق بجٹ جلد تیار کروا کے بھجوا دیا جائے۔ بجٹ زیادہ سے زیادہ ۱۰ اگست تک ضرور بھجوا دیئے جائیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ حقیقی نور حاصل کرنے کی کوشش کرو جس کا نام یقین اور معرفتِ تامہ ہے

یہ نور سچی قربانی اور ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں

"حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکا نہ دے کہ میں مسلمان ہوں اور خدا اور رسولؐ پر ایمان لاتا ہوں، قرآن شریف پڑھتا ہوں، شرک سے بیزار ہوں، نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں کیونکہ مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے وہ زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے؟ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفتِ تامہ ہے، یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پُر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمالِ صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں اور اسی صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے بجز اس مرتبۂ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے؟ جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔

یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام نعمتوں سے فارغ اور لاپروا کر دیتا ہے۔ مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ کیسا مشکل کام ہے۔ آہ! صد آہ!"

(ایام الصلح صفحہ ۱۴ تا ۱۶)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ر احسان ۱۳۵۵ ھش
۲۴ر جون ۱۹۷۶ء

مخالفت کے دوران مامورین الٰہی کا مخصوص طرز عمل

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو لوگوں کی اصلاح اور غلبۂ حق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے۔ اس لحاظ سے انہیں ایک نہایت ہی مشکل اور کٹھن کام سرانجام دینا ہوتا ہے۔ ان کی تمام تر توجہ ہمہ وقت یہ مشکل اور کٹھن کام سرانجام دینے پر مرکوز رہتی ہے اور وہ اپنی پوری طاقت اور استعداد اس کی انجام دہی میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ برخلاف اس کے دنیا والے انہیں اس کام سے غافل کرنا چاہتے ہیں اسی لئے وہ ان کی مخالفت کرتے ہیں اور ان کے خلاف ایک شورِ قیامت برپا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ لیکن مامورینِ الٰہی اس مخالفت کی قطعاً کوئی پرواہ نہیں کرتے اور اس شورِ قیامت کو ذرا بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ بلکہ کمالِ استقامت کا مظاہرہ کرتے ہوئے پورے استقلال کے ساتھ اُس کام کو سرانجام دینے میں مصروف رہتے ہیں جو اُن کے سپرد ہوتا ہے۔

اس کام کی انجام دہی کے دوران انہیں جو تکالیف اور اذیتیں پہنچائی جاتی ہیں انہیں وہ صبر سے برداشت کرتے ہوئے دُکھ دینے والوں کے معاملہ کو خدا پر چھوڑ دیتے ہیں اور اپنا مفوضہ کام انجام دینے میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں اور اُدھر خدا تعالیٰ مخالفوں اور معاندوں کو مقررہ عرصہ تک ڈھیل دینے کے بعد اُن سے خود نمٹتا ہے۔ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہی یہ ہوتا ہے کہ وہ مخالفوں اور ان کی مخالفتوں سے کوئی سروکار نہ رکھیں بلکہ جو کام ان کے سپرد ہے اسے کماحقہ انجام دینے میں ہی منہمک رہیں۔ چنانچہ عین اُس زمانہ میں جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اہلِ مکہ نے ایک شورِ قیامت برپا کر رکھا تھا اور دُکھ دینے اور اذیتیں پہنچانے کا کوئی طریقہ ایسا نہ تھا جسے وہ آپؐ کے خلاف نہ آزمارہے تھے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ وَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝ وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ۝ (المزمل آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اور چاہیئے کہ تُو اپنے ربّ کی صفات کو یاد کیا کر اور اُسی سے دِل لگائے رکھ وہ مشرق کا بھی ربّ ہے اور مغرب کا بھی رب ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اُسی کو اپنا کارساز بنا۔ اور جو کچھ یہ لوگ (یعنی تیرے مخالف) کہتے ہیں اُس پر صبر کر اور شریفانہ طور پر ان سے الگ ہو جا اور نعمت والے (یعنی طاقتور اور مالدار) منکروں کو اور مجھ کو اکیلا چھوڑ دے اور تو ان کو کچھ ڈھیل دے (یعنی مخالفت کو وہ جس حد تک پہنچانا چاہتے ہیں انہیں پہنچانے دے کیونکہ اُن سے مَیں آپ نمٹ لُوں گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی زیرِ ہدایت آپؐ کے مٹھی بھر اور کمزور صحابہ کرامؓ طاقتور مخالفوں کی گالیوں، استہزاؤں اور قسم ہا قسم کے مظالم کو صبر سے برداشت کرتے رہے نہ گالیوں کا جواب گالیوں سے دیا، نہ استہزاء کے مقابل پر استہزاء سے کام لیا اور نہ ظلم کا بدلہ ظلم سے لینے کا ارادہ ظاہر کیا۔ وہ اس امر سے یکسر بے نیاز ہو کر کہ خود اُن پر کیا بیت رہی ہے توحید باری تعالیٰ کا اعلان کرنے میں ہمہ تن مصروف رہے اور اس فریضہ کی ادائیگی میں کوئی کمی نہیں آنے دی۔ آخر خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ پُورا کر دکھایا اور اسلام پورے عرب میں غالب آئے بغیر نہ رہا۔ یہ ثمرہ تھا خدائی حکم کے مطابق مخالفتوں کی پرواہ کئے بغیر اعلاءِ کلمۂ اسلام سے غفلت نہ برتنے کا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث فرمایا ہے ہمیں بھی یہی نصیحت فرمائی ہے کہ ہم یہ پرواہ نہ کریں کہ ہمیں دنیا کیا کہتی اور کیا سمجھتی ہے بلکہ اس سے یکسر بے نیاز ہو کر غلبۂ اسلام کے کام میں ہمہ تن مصروف رہیں۔ مثال کے طور پر آپؑ نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۱ء کو جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اب خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اسلام کا نُور ظاہر ہو اور دُنیا کو معلوم ہو جاوے کہ سچا اور کامل مذہب جو انسان کی نجات کا متکفل ہے وہ صرف اسلام ہی ہے اِسی لئے خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:۔

بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنارِ بلند تر محکم افتاد

لیکن ان ناعاقبت اندیش نادان دوستوں نے خدا تعالیٰ کے اِس سلسلہ کی قدر نہیں کی بلکہ یہ کوشش کہ یہ نُور نہ چمکے۔ یہ اس کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر وہ یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے۔ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ۝

یہ مجھے گالیاں دیتے ہیں لیکن مَیں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ان پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ وہ اس مقابلہ سے عاجز آگئے ہیں اور اپنی عاجزی اور فرومائیگی کو بجز اسکے نہیں چھپا سکتے کہ گالیاں دیں، کُفر کے فتوے لگائیں، جھوٹے مقدمات بنائیں اور قسم قسم کے افتراء اور بہتان لگائیں۔ وہ اپنی ساری طاقتوں کو کام میں لا کر میرا مقابلہ کر لیں اور دیکھ لیں کہ آخری فیصلہ کس کے حق میں ہوتا ہے۔ مَیں ان کی گالیوں کی اگر پرواہ کروں تو وہ اصل کام جو خدا تعالیٰ نے مجھے سپرد کیا ہے رہ جاتا ہے۔ اِس لئے جہاں مَیں ان کی گالیوں کی پرواہ نہیں کرتا مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ان کو مناسب ہے کہ ان کی گالیاں سُن کر برداشت کریں اور ہرگز ہرگز گالی کا جواب گالی سے نہ دیں کیونکہ اس طرح پر برکت جاتی رہتی ہے۔ وہ صبر اور برداشت کا نمونہ ظاہر کریں اور اپنے اخلاق دکھلائیں۔

یقیناً یاد رکھو کہ عقل اور جوش میں خطرناک دشمنی ہے۔ جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بُردباری کا نمونہ دکھاتا ہے، اُس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اُس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نُور سے نُور پیدا ہوتا ہے۔ غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۷۹، ۱۸۰)

جُھک جھک گئی ہے شاخِ ثمردار دیکھنا

حُسنِ نظر نہ شوخیٔ گفتار دیکھنا
سر خم ہے انکسار سے ہر اہلِ خیر کا

ہر دم ہو اپنے گوہرِ مقصود پر نگاہ
فطرت ستم ظریف ہے ہر سر بلند کی

صحرا میں اہلِ بیتِ نبیؐ ہیں برہنہ سر
میرے گنہ پہ شیخ کو کیا کیا ہیں پیچ و تاب

میری طرف پھرے گی کبھی چشمِ التفات

ہے چشم وا تو خوبیٔ کردار دیکھنا
جُھک جھک گئی ہے شاخِ ثمردار دیکھنا

چاروں طرف ہے آنکھ کا بیکار دیکھنا
قسمت میں کر دیا رسن و دار دیکھنا

شبیرؑ کے گلے پہ ہے تلوار دیکھنا
طوقِ گلوریاء کی یہ زُنار دیکھنا

کام آ ہی جائے گا مرا ہر بار دیکھنا

باقی تنِ نصیر میں جاں ہے کہ یا نہیں
برچھی لگا کے اے نگہِ یار دیکھنا

(نصیر احمد خان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن
آداب المعاشرہ

محترم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۲)

تربیت اولاد

شادی کا ایک مقصد بقائے نسل ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی کہ اچھے جوڑے اور پھر نیک بعد ماں باپ کی مسرتوں کو دوبالا کرنے والی اولاد کے لئے دعائیں کی جائیں چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:۔

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا۔ (فرقان ۷۵)

یعنی صحیح سچے اور قابل تعریف ایمان والے وہ لوگ ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تو ہمیں ایسی بیوی اور ایسی اولاد دے جو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور تو ہمیں متقی نیک سیرت لوگوں کا امام و پیشوا بنا۔ نیز اس نے دعا کی تعلیم دی۔ رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔ (آل عمران ۳۹)

اے میرے رب تو مجھے بھی اپنی جناب سے پاک اولاد بخش تو یقیناً دعاؤں کو بہت قبول کرنے والا ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی کو اولاد کی نعمت سے نوازے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے[۱]

میاں بیوی اپنی اولاد کی ضروریات کا خیال رکھیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کی اچھی تربیت کا اہتمام کریں۔ انہیں اعلیٰ تعلیم دلوائیں[۱] ان فرائض میں کوتاہی کو اسلام نے قتلِ اولاد کے مترادف قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْٓا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّحَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَی اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ۔ (الانعام ۱۴۲)

وہ لوگ سخت گھاٹے میں رہے جنہوں نے احمقانہ طرز عمل اختیار کر کے اپنی اولاد کو برباد اور قتل کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے جو نعمت ان کو دی تھی اس سے اپنے آپ کو محروم کر لیا انہوں نے اللہ تعالیٰ پر افتراء باندھا صحیح راہ سے بھٹک گئے اور راہِ ہدایت نہ پا سکے

بعض لوگ لڑکی کے پیدا ہونے پر ناک منہ چڑھاتے ہیں اسے برا مانتے ہیں ایسے خیال کے لوگوں کی مذمت اس نے فرمایا:۔

اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰی ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِیْمٌ یَتَوَارٰی مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ مَا بُشِّرَ بِهٖ اَیُمْسِكُهٗ عَلٰی هُوْنٍ اَمْ یَدُسُّهٗ فِی التُّرَابِ (نحل ۵۹ - ۶۰)

یہ ایسے ناشکرے لوگ ہیں کہ جب ان میں سے کسی کو لڑکی پیدا ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ مارے شرم کے سیاہ ہو جاتا ہے اور دل ہی دل میں کڑھنے لگ جاتا ہے اور عار کی وجہ سے لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے اور سوچنے لگتا ہے کہ یہ ذلت جو گلے پڑی ہے اسے برداشت کرے اور لڑکی کو زندہ رکھے یا اسے مٹی میں گاڑ کر ہلاک کر دے۔

اس کے برعکس جو لوگ لڑکی کی پیدائش پر برا نہیں مناتے بلکہ خدا کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے اس کی بہترین پرورش کرتے ہیں اور بیٹے کو کسی طور اس پر ترجیح نہیں دیتے اور سب اولاد سے مساوی سلوک کرتے ہیں ان کے لئے بہتر اجر کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْهَا وَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ

(ابوداؤد ۳۴۴/۲)
(باب فضل من عال یتیماً)

یعنی جس کو اللہ تعالیٰ نے لڑکی دی اس نے نہ تو اسے شرم کے مارے زندہ درگور کیا نہ اس کی تذلیل کی اور نہ بیٹے کو اس پر ترجیح دی اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور ایسے کمال سے کامیاب اور اونچی زندگی اسے عطا ہوگی۔

ماں باپ

جو لوگ اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرتے ہیں وہ اسی جہان میں اس نیکی کا بدلہ پا لیتے ہیں۔ مودب فرمانبردار اور خدمت گذار اولاد ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے وہ خود بھی خدا کے فضلوں کے وارث ہوتے ہیں اور اپنی اولاد کو بھی اس نعمت کے حصول کے قابل بناتے ہیں۔ والدین سے نیک سلوک کرنا۔ ان کی خدمت کرنا۔ ان کو خوش رکھنا سعادتمند اولاد کی خوش قسمتی اور نیک بختی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سعادت کے حصول کی ترغیب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

الاحقاف ۱۶

ترجمہ:۔ اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے اور اس بات کی بھی توفیق دے کہ میں ایسے اچھے اعمال کروں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے والدین کی خدمت اور ان کو خوش رکھنے کے بارہ میں فرمایا

رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

ترمذی البر والصلۃ مشکوٰۃ ۴۱۹/۱۲
باب من الفضل فی رضا الوالدین ۲

یعنی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی باپ کی خوشنودی سے وابستہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی

---

۱ ـ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ (ابراہیم ۴۰)

ہر تعریف کا اللہ ہی مستحق ہے جس نے بڑھاپے کے باوجود مجھے دو بیٹے اسمٰعیل اور اسحاق عطا کئے ہیں۔ میرا رب یقیناً ہی دعائیں سننے والا ہے۔

۱ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن (مشکوٰۃ ۴۲۳ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق۔ ترمذی۔ کتاب البر والصلۃ باب ادب الولد ۲/۱۷ مسند احمد ۴۱۲/۳ ۷۷/۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی نافرمانی کا نتیجہ ہوتی ہے ایک اور موقع پر فرمایا :-

رَغِمَ اَنْفُہٗ ثُمَّ رَغِمَ
اَنْفُہٗ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ مَنْ اَدْرَکَ
وَالِدَیْہِ عِنْدَ الْکِبَرِ
اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَیْھِمَا
ثُمَّ لَمْ یَدْخُلِ الْجَنَّۃَ

(کتاب البر والصلۃ باب رغم انف ... ۳/۲۱۳ مصری مشکوٰۃ ۴۱۸)

خاک آلود ہو اس کی ناک اور اسے عزت نصیب نہ ہو صحابہؓ نے عرض کیا یہ بدقسمت کون ہے ؟

آپ نے فرمایا جس نے اپنے بوڑھے والدین ایک کو یا دونوں کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا۔

ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا ما حق الوالدین علی ولدھما قال ھما جنتک و نارک (ابن ماجہ ۲۶۰ مشکوٰۃ ۴۲۱) ابواب الادب باب بر الوالدین

یعنی والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں یعنی تو ان کو راضی کر کے جنت حاصل کر سکتا ہے اور ان کو ناراض کر کے دوزخ کا مستحق ہو سکتا ہے۔

بھائی بہن اور دوسرے رشتہ دار

بھائیوں اور بہنوں اور دوسرے رشتہ داروں میں باہمی الفت و محبت معاشرتی زندگی کا اہم تقاضا ہے معاشرہ کا یہی وہ قریبی عنصر ہے جس سے باہمی تعاون اور تناصر کی دنیا بستی ہے اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شرکت کے فطرتی جذبات ترکیب پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس اخوت اور قرابت داری کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :-

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ بِالْعَدْلِ
وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی

(النحل ۹۱)

اللہ تعالیٰ تم کو عدل و احسان اور حقوق رشتہ داری ادا کرنے کا حکم دیتا ہے ایک اور جگہ فرمایا اٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ (بنی اسرائیل ۲۷) کہ قریبی رشتہ دار کا حق ادا کر

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی
یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ
لِنَفْسِہٖ

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ ۔ مسلم مشکوٰۃ ۴۲۲)

یعنی جب تک تم ایسے نہ بنو کہ اپنے بھائی کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے کرتے ہو اس وقت تک تم سچے مومن کہلانے کے اہل نہیں ہو سکتے۔

ایک اور موقع پر فرمایا :-

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُبْسَطَ
لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُنْسَأَ
لَہٗ فِیْ اَثَرِہٖ
فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ

بخاری کتاب الادب ۵/۳ مصری مشکوٰۃ ۴۱۹
مسلم البر والصلۃ صلۃ الرحم الخ
۱۲۹/۲-۲ مصری

یعنی اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کا رزق وسیع ہو مسرتوں بھری لمبی عمر کی مہلت اسے ملے اور ہمیشہ یاد رہے تو وہ صلہ رحمی کی عادت اختیار کرے۔ یعنی اپنے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرے اور ان سے بنا کر رکھے۔

جو لوگ قرابتداری کی اہمیت کو نہیں سمجھتے اور صلہ رحمی کا پاس نہیں کرتے ان کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا :-

فَہَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ تَوَلَّیْتُمْ
اَنْ تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ
وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَکُمْ

کیا تم راہ امن سے پیٹھ موڑ کر زمین میں آمادہ فساد ہونا چاہتے ہو اور رحمی تعلقات کو کاٹنے کے درپے ہو۔ گویا قریبی رشتوں کو کاٹنا اور فساد کی بنیاد رکھنا دونوں لازم ملزوم ہیں۔

ایک جگہ فرمایا :-

وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ
اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ
فِی الْاَرْضِ (بقرہ ۲۸)

اللہ تعالیٰ نے جس کے ملانے اور جوڑ رکھنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اَلرَّحِمُ شِجْنَۃٌ مِّنَ
الرَّحْمٰنِ قَالَ اللّٰہُ
مَنْ وَصَلَکَ وَصَلْتُہٗ
وَمَنْ قَطَعَکَ قَطَعْتُہٗ

بخاری کتاب الادب
(باب اثم القاطع ۳۵/۲ مطبوعہ مصر)

یعنی رحم "رحمٰن" سے تعلق رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے رحم سے مخاطب ہو کے فرمایا جس نے تجھ سے ملاپ رکھا تیرا پاس کیا میں بھی اس سے بنا کر رکھوں گا جس نے تجھے کاٹا تجھ سے تعلق توڑا میں بھی اسے کاٹ دوں گا اس سے تعلق توڑ لوں گا۔ ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحمی اور تعلق رشتہ داری کا لحاظ نہ کرنا ان جرائم میں سے ہے جن کی سزا انسان کو بسا اوقات اسی دنیا میں مل جاتی ہے

وقال اللہ تبارک وتعالیٰ
اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ
خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ
لَہَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَہَا
وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَہَا
بَتَتُّہٗ ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب قطیعۃ الرحم ۱۳/۲)

عمومی تعلقات

گردو پیش سے اچھے تعلقات رکھنا۔ اچھے سلوک کا جواب بہتر سے بہتر رنگ میں دینا۔ تمدنی اور معاشرتی زندگی کو خوشگوار بنا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّۃٍ
فَحَیُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْہَآ
اَوْ رُدُّوْھَا ۔ (نساء ۸۷)

جب تمہیں حسن تعلق کے اظہار کے طور پر کوئی تحفہ دیا جائے تو تم اس کے جواب میں زیادہ بہتر تحفہ دینے کی کوشش کرو یا کم از کم حسب موقع ایسا ہی پیش کرو۔ کوئی سلام کرے تو بہتر رنگ میں سلام کا جواب دو اظہار محبت کیلئے کوئی چیز پیش کرے تو تم بھی اس کے بدلہ کے لئے کوشش کرو غرض باہمی تعلقات کے فروغ کا یہ ایک ایسا اصول ہے جسے اپنا کر دنیائے معاشرہ کو حسین سے حسین تر بنایا جا سکتا ہے۔ نیز دوسری خیر خواہی اور دوسرے کا بھلا چاہنا بھی معاشرتی زندگی کو جنت بنا دیتا ہے کسی کے دکھ اور مصیبت کے انتظار میں یہ سوچتے رہنا کہ فلاں پر کب کوئی کٹھن وقت آتا ہے کہ میری دلچسپی کا سامان ہو۔ کوئی دلچسپ خبر ملے خبث باطن اور نفاق کی دلیل ہے جس سے دلوں میں نفاق اور ایک دوسرے سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف یہ فرمایا :-

اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ
اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ
اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَۃُ
قَالُوْا لِمَنْ یَا رَسُوْلَ
اللّٰہِ قَالَ لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ
وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ
الْمُؤْمِنِیْنَ وَعَامَّتِہِمْ

(ابوداؤد کتاب الادب ۳۲۰/۲)

گویا دین سراسر خیر خواہی اور بھلائی کا نام ہے۔ اور یہ چاہتا ہے کہ ہر قوم خوش رہے۔ مسرتوں بھری زندگی بسر کرے مصائب و آلام سے بچی رہے۔ خدا کی رضوان کا بول بالا ہو۔ اس کے رسول کا مشن کامیاب ہو۔ مسلمان دین و دنیا کے برکات کے حامل ہوں۔ غرض ساری دنیا ایک بین الاقوامی گھرانہ معاشرہ کی لڑی میں پروئی جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوسروں کو دکھ دینے والے کے برے انجام کی مثال دیتے ہوئے فرمایا :-

اَتَدْرُوْنَ مَنِ الْمُفْلِسُ
قَالُوا الْمُفْلِسُ فِیْنَا
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ لَا دِرْھَمَ
لَہٗ وَلَا مَتَاعَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ الْمُفْلِسُ مِنْ اُمَّتِیْ
مَنْ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
بِصَلٰوۃٍ وَصِیَامٍ وَزَکٰوۃٍ
وَیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ھٰذَا
وَقَذَفَ ھٰذَا وَاَکَلَ مَالَ
ھٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ھٰذَا
وَضَرَبَ ھٰذَا فَیُقْعَدُ
فَیَقْتَصُّ ھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ
وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ
فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ
قَبْلَ اَنْ یُقْتَصَّ مَا عَلَیْہِ
مِنَ الْخَطَایَا اُخِذَ مِنْ
خَطَایَاھُمْ فَطُرِحَ عَلَیْہِ
ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ

(ترمذی ابواب صفۃ القیامۃ ۷۲/۲)

یعنی اے میرے صحابہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو مفلس اسے کہتے ہیں جس کے پاس نہ کوئی پیسہ ہو اور نہ گذارہ کے لئے کوئی سامان آپ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جس نے نمازیں بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑھیں، روزے بھی رکھے، زکوٰۃ بھی ادا کی لیکن اپنی بد اخلاقی اور متکبرانہ انداز کی وجہ سے غصہ میں آکر کسی کو گالی دی، کسی پر بہتان باندھا، کسی کا ناجائز مال کھایا، کسی کا خون بہایا اور مار دھاڑ کی۔ یہ شخص جب قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہوگا تو اُس سے ان زیادتیوں کا بدلہ لیا جائے گا۔ جن لوگوں پر اس نے ظلم ڈھائے ہوں گے بدلہ کے طور پر اُن میں اس کی سب نیکیاں بانٹ دی جائیں گی اور جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی ظلم کا بدلہ باقی ہوگا تو مظلوموں کی کمزوریاں اس کے کھاتہ میں ڈال دی جائیں گی اور اس طرح وہ ان گناہوں کی پاداش میں دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔

اجتماعی زندگی کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ کوئی بات بلاتحقیق نہ کہے، دوسرے کو شکوہ کا موقع نہ دے، بدگمانی نہ کرے، اپنوں کی جاسوسی نہ کرے، حسد، بہتان، غیبت اور چغلی سے بچے۔ ان ہدایات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ
بِهٖ عِلْمٌ ۚ اِنَّ السَّمْعَ وَ
الْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ
اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا

(بنی اسرائیل: ۳۸)

جس بات کا پورا علم نہ ہو بلا تحقیق اس کا پیچھا نہ کر کیونکہ کان آنکھ اور دل ہر ایک کی باز پُرس ہوگی کہ یہ اعضاء وحواس اسی لئے عطا ہوتے ہیں کہ ہر بات کی تحقیق کرسکو اور بلا تحقیق کوئی بات نہ کہو۔

ایک اور موقع پہ فرمایا:-

لَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ
بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔

(حجرات: ۱۳)

یعنی دوسروں کی کمزوریاں معلوم کرنے کے لئے تاکہ اس کی رسوائی ہو جاسوسی کا طریق اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کی غیبت سے بچو۔

دوسروں کی بُرائی چاہنے کی عادت کی عادت کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ يَّتَّخِذُ
مَا يُنْفِقُ مَغْرَمًا وَّ
يَتَرَبَّصُ بِكُمُ الدَّوَآئِرَ
عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(توبہ: ۹۸)

اور دیہاتیوں اور جنگل کے رہنے والوں میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خدا کی راہ میں کچھ خرچ کرنے کو ایک چٹی سمجھتے ہیں اور تمہارے لئے آسمانی گردشوں کی انتظار میں رہتے ہیں سنو! بُری گردش اُنہی پر آئے گی اور اللہ خوب سُننے والا اور جاننے والا ہے۔

مدارج اور مراتب کا خیال رکھنا بھی معاشرتی زندگی کا ایک اہم حصہ ہے۔ بڑا خواہ عمر کے لحاظ سے بڑا ہو یا مرتبہ کے لحاظ سے۔ چھوٹوں اور کمزوروں کو شفقت کی نظر سے دیکھے، محبت اور پیار سے پیش آئے اور چھوٹوں کا فرض ہے کہ وہ بڑوں کا ادب کریں، ان سے دلی احترام کے ساتھ پیش آئیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا
وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا
فَلَيْسَ مِنَّا۔

(ترمذی ابواب البرّ
والصلۃ ص۱۴)

اعلان دار القضاء

مکرم قاضی غلام نبی صاحب محلہ دارالیمن غربی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ قاضی محمد رمضان صاحب وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت صدر انجمن احمدیہ کھاتہ ۱۶۰۶/۲۲۳-۷۷ میں اس وقت مبلغ ۳۰۳/۳ [illegible] موجود ہیں۔ اسی طرح مبلغ ۲۰/- روپے نقد اور دو عدد طلائی ڈنڈیاں جن کی قیمت مبلغ ۲۵۰/- روپے ہے مرحومہ کا ترکہ ہیں۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں لہذا مندرجہ بالا ترکہ میں سے مرحومہ کا حصہ جائیداد وضع کرنے کے بعد باقی رقم مریم بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری محمد حنیف صاحب محلہ دارالیمن غربی کو ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں دیگر ورثاء مرحومہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

زعماء مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں!

جو مجالس اپنا بجٹ سال رواں ۳۰ جون ۱۹۷۶ء تک سو فیصد پورا کردیں گی ان کے اسماء دعائیہ فہرست میں بغرض دعا شائع کئے جائیں گے۔ دیہاتی مجالس اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس انصار اللہ صف دوم کے اراکین کے کوائف بھجوائیں

جملہ مجالس انصار اللہ مقامی کی خدمت میں گزارش ہے کہ صف دوم کے انصار کے مندرجہ ذیل کوائف جلد از جلد خاکسار کو بھجوا کر ممنون فرمائیں:-

۱۔ نام ۲۔ پیشہ ۳۔ پتہ
۴۔ سن پیدائش ۵۔ سائیکل چلانا جانتے ہیں یا نہیں
۶۔ رکن کے پاس اپنا بائیسکل ہے یا نہیں۔

(نائب صدر صف دوم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم میاں اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھابڑا ضلع سرگودہا وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

محترم میاں اللہ بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھابڑا ضلع سرگودھا مورخہ ۱۳ جون ۱۹۷۶ء ۴ بجے شام وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم چند دن پہلے سے بیمار تھے۔ ۱۲ جون کو دل کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۱۴ جون بعد نماز فجر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت نے پڑھایا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۵ برس تھی۔ آپ اپنی جماعت میں کئی دفعہ پریذیڈنٹ مقرر ہوئے اور بطور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دیں۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی تھے اور سلسلہ کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ غلبۂ اسلام کے وقت کو یاد کرکے اکثر پُرنم ہو جایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ انکی زندگی میں وہ وقت دکھا دے۔ مشکل حالات کا مقابلہ نہایت ہمت اور صبر سے کرنے والے تھے۔ آپ تدریس کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے اور مڈل سکول کے ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ کے پسماندگان میں اکلوتی بیٹی اور اہلیہ ہیں۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(اللہ بخش شاہد دارالصدر شرقی۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ۱۴ جون کو خاکسار کے والد محترم مکرم چوہدری غلام غوث صاحب بھٹی کے کولھے کی ہڈی گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں اپریشن کرکے ہڈی جوڑ دی گئی ہے۔ گو تکلیف میں کچھ افاقہ ہے تاہم کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خالد محمود بھٹی مینیجر ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج لائل پور)

۲۔ خاکسار کے والد مکرم حسن دین صاحب پانچ چھ دن سے سخت بخار اور پیچش میں مبتلا ہیں ان کی صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(ممتاز احمد قائد مجلس خلیل آباد کوٹلی۔ آزاد کشمیر)

۳۔ میرے چچا جان محترم محمد حسین صاحب تشنہ کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(انور حسین۔ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

قائدین کرام مرکزی امتحانات خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے جلد ارسال کریں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا اہم ارشاد

جماعتِ احمدیہ کے ۸۱ ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا اعلان فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور نے اپنے افتتاحی خطاب میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم رُوحانی فرزند کے ذریعہ جیتی جائے گی۔ آخری فتح اسلام کو ہو گی۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہو جائیں گی۔ اسلام کا سورج تمام دُنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور ہر مُلک میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند ہو گا۔ دوسرے سب جھنڈے سرنگوں ہو جائیں گے۔

یہ (روحانی) جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اس جنگ کو جیتنے کے لئے ہمیں کہا گیا ہے کہ تم اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو اور اپنی اولادوں کو غرض ہر اُس چیز کو جو تمہاری طرف منسوب ہوتی ہے اور تم اپنے آپ کو اُس کا مالک سمجھتے ہو اُسے خدا کی راہ میں قربان کر دو تا کہ خدا کی توحید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بنی نوع انسان کے دل میں بیٹھ جائے۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

محترمہ زینب بی بی صاحبہ اہلیہ محترم حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم وفات پا گئیں

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ خاکسار کی والدہ ماجدہ اور محترم حاجی محمد فاضل صاحب مرحوم کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں سے تھیں ۱۹ ؍جون بروز ہفتہ صبح ساڑھے چھ بجے بعمر قریباً نوّے سال اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اسی روز بعد نماز مغرب حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں دفن ہوئیں۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، دعا گو اور عابدہ زاہدہ خاتون تھیں۔ عمر بھر بچوں کو قرآن مجید پڑھاتی رہیں۔ سلسلہ کی جملہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ مرحومہ محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور کے والد ماجد حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔ دو بیٹے مکرم مولوی محمد اعظم صاحب بوتالوی اور خاکسار محمد عابد عادل اور بہت سے پوتے پوتیاں آپ کی یادگار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے، اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمد عابد عادل ایمونیشن ڈپو۔ نیاز بیگ (ڈاکخانہ ایڈونٹ پورہ) لاہور)

شکریۂ احباب

پچھلے دنوں ہمارا جواں سال بیٹا فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم سب کی رنج و غم اور حزن و ملال کے باعث طبیعت بے چین تھی لیکن بے شمار احباب جماعت اور مخلصین کے انتہائی پُرخلوص اظہارِ تعزیت نے ہمارے غم کو کافی حد تک ہلکا کیا۔ ہمیں سکونِ قلب میسر ہوا۔ بھائیوں، عزیزوں اور دوستوں کی یہ غمخواری یقیناً قابلِ قدر ہے جس کے لئے ہم اُن سب کے دلی ممنون ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

بیگم و ملک عبدالوحید سلیم 788/N کلانور ہاؤس
پونچھ روڈ۔ سمن آباد۔ لاہور

ولادت

مورخہ ۱۲؍مئی ۱۹۷۶ء بروز بدھ اللہ تعالیٰ نے مکرم برادرم نذیر احمد صاحب ناصر ولد ملک محمد بوٹا صاحب مرحوم محلہ دارالنصر شرقی ربوہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ جو محترم ملک محمد بوٹا صاحب مرحوم کی پوتی اور محترم میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم آف کنجاہ ضلع گجرات کی نواسی ہے۔ بچی کا نام امۃ العلیٰ بشریٰ تجویز کیا گیا ہے۔

احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔

(مرزا ممتاز احمد دفاترات تحریک جدید ربوہ)

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

اعلاناتِ نکاح

۱۔ مورخہ ۱۴؍جون ۱۹۷۶ء کو مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم ملتان نے عزیزہ رضیہ بیگم بنت چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم کا نکاح چوہدری منیر احمد صاحب عارف سابق مبلغ نائیجیریا کے ساتھ مبلغ دو ہزار روپے مہر پر پڑھا۔ احباب اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔

(چوہدری) محمد طفیل صدر جماعت احمدیہ چک $\frac{124}{10\text{-}R}$ نزد جہانیاں ضلع ملتان)

۲۔ مورخہ ۱۶؍جون ۱۹۷۶ء کو مسجد احمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ میں مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے میرے بیٹے دانا افتخار احمد ایم۔ اے کا نکاح مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر ناصرہ پروین بنت چوہدری محمد شریف احمد صاحب کے ساتھ پڑھا۔ احباب و بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

(چوہدری) عبدالرحمٰن خان محلہ قدیر آباد ملتان ابن چوہدری غلام احمد خان صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت پاکپتن ضلع ساہیوال)

درخواستِ دعا

محترم سردار مصباح الدین صاحب آف چنیوٹ شدید بیمار ہیں۔ انہیں علاج کے لئے لاہور لے جایا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عطا فرمائے آمین۔

هُوَ الشَّافِی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون $\frac{606}{607}$

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴